ترجمہ :۔ "اور اپنی زبانوں سے یونہی بے تکے نہ کہا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام (یہ سارا اختیار تو اللہ کے پاس ہے)"۔

۵۔ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ
(المائدۃ: آیت ۴۴) هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (آیت ۴۵)
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (آیت ۴۶)

ترجمہ :۔ "اور جو لوگ خدا کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی کافر، ظالم اور فاسق ہیں"۔

اس عادلانہ سیاسی نظام کے اندر شیطان اور طاغوت کس بھیس میں داخل ہوا :۔ مندرجہ بالا نظام کے مطابق تو حاکمیت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے تھی اور کسی انسان (خواہ وہ نبی اور پیغمبر ہی کیوں نہ ہو) کو یہ حق حاصل ہی نہیں کہ وہ بذاتِ خود کوئی حکم دے یا کسی کام سے منع کریں۔ نبی یا پیغمبر تو خود اللہ کے حکم کا پیرو اور ترجمان ہوتا ہے (چنانچہ دیکھئے سورۃ یونس آیت ۱۵، سورۃ الانعام آیت ۵۰، سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۸، سورۃ حٰمٓ السجدہ آیت ۶، سورۃ الکہف آیت ۱۱۰، سورۃ النجم آیت ۴)۔ مگر جہالت و نادانی کا برا ہو کہ لادینیت (SECULARISM) کے شیطان نے آتے ہی اس عادلانہ نظام کے بخیے ادھیڑ کر اسے عملی زندگی میں تہس نہس کر دیا۔ برخلاف اس کے اعلان کیا کہ حکم دینا اور حلال و حرام کے ضابطے بنانا یا حاکمیتِ اعلیٰ انسان کا اپنا حق ہے خدا کا کوئی حق نہیں۔ چنانچہ بڑی بے دردی اور متکبرانہ ہٹ دھرمی کے ساتھ حاکمیتِ خداوندی کے تصور کو بیخ و بُن سے اکھاڑ کر اس کی جگہ حاکمیتِ انسانی پر مبنی آمریت (DICTATORSHIP) جس میں ایک انسان حاکمِ مطلق آمر بن کر اپنی قاہری اور حاکمیت کا پھندا اور قلادہ عوام الناس کے گلے میں ڈال دے۔ اُس کے منہ سے نکلا ہوا ہر حرف دوسرے انسانوں کے لیے قانون کی حیثیت رکھے اور معاشرہ کا ہر فرد اُس مطلق العنان اور مختارِ کُل (ALL IN ALL) انسان کے سامنے جواب دہ ہو۔ یا پھر جمہوریت (DEMOCRACY) ایک ایسی طرزِ حکومت جس میں عوام الناس یا معاشرہ بحیثیتِ مجموعی حاکمیتِ مطلقہ کے نشہ و خمار سے مخمور اور قوتِ قاہرہ کے سحر سے مسحور ہو کر اپنی مرضی سے جس چیز کو پسند کرے وہ اُن کے نزدیک جائز اور حلال و طیب ہو۔ وہ شراب خوری او

قمار بازی جیسی حرکاتِ رزیلہ ہی کیوں نہ ہو اور جس چیز کو چاہے اپنی خوشی سے دریا برُد کر دے خواہ وہ بڑے سے بڑا اخلاقی قدر ہی کیوں نہ ہو' انسانیت کے لیے پاؤں کی بیڑیاں اور گلے کا طوق بن گئی۔ انسانی تاریخ شاہد اور تجربات و حوادث گواہ ہیں کہ یہی قدم اٹھا کر دورِ جدید کے طاغوت نے امن و آشتی کا خون کر کے انسانیت کے راستے میں ظلم و جور کے بڑے نوکیلے کانٹے بو دیئے۔ یہ بنیادی اور گمراہ کن تبدیلی جو دنیا سے اسلام کے عادلانہ سیاسی نظام کے ہٹ جانے اور طاغوتِ انسانی کے قدم جمانے سے برآمد ہوئی جس نے ؎ "تمیزِ بندہ و آقا فسادِ آدمیت ہے" کے مصداق انسانیت کو فغفور و خاقاں اور فقیر و گدا کی ظالمانہ چکی میں پیسنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آپ کو یاد ہو گا کہ ۱۹۳۶ء میں ایشیا کے نامور فلسفی حضرت علامہ اقبال مرحوم نے "ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" کے نام سے جو نظم لکھی تھی اُس میں ابلیس اپنے دوسرے ابلیس مشیروں کو کتنی دل سوزی اور کیسی دل جوئی کے ساتھ یہ مشورہ دیتا ہے کہ دیکھو دورِ حاضر کے تقاضوں سے مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں پھر محمد کا لایا اور چلایا ہوا عادلانہ سیاسی نظام (شرعِ پیغمبر) انسانیت کی نگاہوں پر ظاہر و آشکار نہ ہو جائے کیونکہ وہ نظام آمریت یا جمہوریت کی شکل میں کسی بھی انسانی حاکمیت کی چولیں ہلا کر اور تمیزِ بندہ و آقا کو مٹا کر برملا یہ اعلان کرتا ہے کہ انسانوں میں سے نہ تو کوئی فغفور و خاقاں یا بادشاہ و آقا ہے اور نہ ہی کوئی صغیر و فقیر یا گدائے رہ نشین۔ فغفور و خاقاں یا بادشاہ و آقا صرف اور صرف خدا ہے جبکہ انسان سب کے سب صغیر و فقیر اور گدائے رہ نشین ہیں۔ ان مشوروں کو ذرا ابلیس کی زبانی سنئے۔

؎ عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں!

اور پھر "شرعِ پیغمبر" کی تشریح کرتے ہوئے ابلیس کہتا ہے کہ وہ انسان پر انسان کی غلامی کے لیے پیغامِ اجل ہے۔

؎ موت کا پیغام ہر نوع غلامی کے لیے
نے کوئی فغفور و خاقاں نے فقیرِ رہ نشیں
اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
بادشاہوں کی نہیں اللہ کی ہے یہ زمیں!

(باقی صـ۶ پر)

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَاۤءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝

(سورۃ بنی اسرائیل)

اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کیلئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے

سالانہ رپورٹ

انجمن خدام القرآن سندھ (رجسٹرڈ)

برائے سال ۸۸/۱۹۸۹ء

مرتب: سید حامد علی رضوی، معتمد عمومی

★

جو

انجمن سندھ کے تیسرے سالانہ اجلاس منعقدہ ۲۷ ستمبر ۸۹ء میں پیش کی گئی

ذیل میں انجمن خدام القرآن سندھ کی سالانہ رپورٹ پیش خدمت ہے۔ سندھ کی مذکورہ بالا انجمن نے دراصل مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور ہی کی کوکھ سے جنم لیا تھا چنانچہ اس کے اغراض و مقاصد بھی وہی ہیں جو مرکزی انجمن کے ہیں۔ الحمد للہ کہ یہ انجمن سندھ جس کا مرکزی دفتر کراچی میں ہے، آزادانہ اپنے معاملات کو بحسن و خوبی چلا رہی ہے اور خدمت قرآنی کے شعبے میں اس کی کارکردگی اگر قابل رشک نہیں تو تسلی بخش ضرور ہے۔ سندھ سے تعلق رکھنے والے "حکمت قرآن" کے قارئین سے درخواست ہے کہ وہ انجمن خدام القرآن سندھ کے کام کو آگے بڑھانے میں بھرپور تعاون کریں اور اپنا نام بھی خادمانِ قرآن کی فہرست میں شامل کرائیں۔ (ادارہ)

قمار بازی جیسی حرکاتِ رزیلہ ہی کیوں نہ ہو اور جس چیز کو چاہے اپنی خوشی سے دریا بُرد کر دے خواہ وہ بڑے سے بڑا اخلاقی قدر ہی کیوں نہ ہو، انسانیت کے لیے پاؤں کی بیڑیاں اور گلے کا طوق بن گئی۔ انسانی تاریخ شاہد اور تجربات و حوادث گواہ ہیں کہ یہی قدم اٹھا کر دورِ جدید کے طاغوت نے امن و آشتی کا خون کر کے انسانیت کے راستے میں ظلم و جور کے بڑے نوکیلے کانٹے بو دیئے۔ یہ بنیادی اور گمراہ کن تبدیلی جو دنیا سے اسلام کے عادلانہ سیاسی نظام کے ہٹ جانے اور طاغوتِ انسانی کے قدم جمانے سے برآمد ہوئی جس نے ؎ "تمیزِ بندہ و آقا فسادِ آدمیت ہے" کے مصداق انسانیت کو فغفور و خاقان اور فقیر و گدا کی ظالمانہ چکی میں پیسنا شروع کر دیا۔ چنانچہ آپ کو یاد ہو گا کہ ۱۹۳۶ء میں ایشیا کے نامور فلسفی حضرت علامہ اقبال مرحوم نے "ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" کے نام سے جو نظم لکھی تھی اُس میں ابلیس اپنے دوسرے ابلیس مشیروں کو کتنی دل سوزی اور کیسی دل جوئی کے ساتھ یہ مشورہ دیتا ہے کہ دیکھو دورِ حاضر کے تقاضوں سے مجھے یہ خوف ہے کہ کہیں پھر محمّد کا لایا اور چلایا ہوا عادلانہ سیاسی نظام (شرعِ پیغمبر) انسانیت کی نگاہوں پر ظاہر و آشکار نہ ہو جائے کیونکہ وہ نظام آمریت یا جمہوریت کی شکل میں کسی بھی انسانی حاکمیت کی چولیں ہلا کر اور تمیزِ بندہ و آقا کو مٹا کر برملا یہ اعلان کرتا ہے کہ انسانوں میں سے نہ تو کوئی مغفور و خاقان یا بادشاہ و آقا ہے اور نہ ہی کوئی صغیر و فقیر یا گدائے رہ نشین۔ فغفور و خاقان یا بادشاہ و آقا صرف اور صرف خدا ہے جبکہ انسان سب کے سب صغیر و فقیر اور گدائے رہ نشین ہیں۔ ان مشوروں کو ذرا ابلیس کی زبانی سنئے۔

؎ عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں!

اور پھر "شرعِ پیغمبر" کی تشریح کرتے ہوئے ابلیس کہتا ہے کہ وہ انسان پر انسان کی غلامی کے لیے پیغامِ اجل ہے۔

؎ موت کا پیغام ہر نوعِ غلامی کے لیے
نے کوئی فغفور و خاقاں نے فقیرِ رہ نشیں
اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب
بادشاہوں کی نہیں اللہ کی ہے یہ زمیں!

(باقی صـ۶ـ پر)